KARNATAKA SCHOOL EXAMINATION &ASSESSMENT BOARD

SCHEME OF EVOLUTION FOR PUC IInd Year 2022-23

ARABIC SUBJECT CODE: 11

PART-A

1×5=5 Choose the correct answer from the given below options. A

درج ذیل پانچ اختیاری سوالات کے زمرہ سے پانچ صحیح جوابات کی نشاندہی مطلوب ہے۔ جس کے لیے پانچ مارکس مختص ہیں۔

1. صحیح جواب D ہے ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
2. صحیح جوابC ہے مکۃ المکرمہ
3. صحیح جواب D ہے وجد
4. ۔ صحیح جوابC ہے شاہ جہاں
5. صحیح جوابC ہے بخیلا

1×5=5 Fill in the blanks with suitable words,each currect answer allotted .B

6. صحیح جواب خرج ہے۔
7. صحیح جواب العب ہے۔
8. صحیح جواب لم ہے۔
9. صحیح جواب فی ہے۔
10 صحیح جواب المسجد الحرام ہے۔

1×5=5 Match the following according to the grammatical rule .C

11. صحیح جواب ادوات الاستفہام ہے۔
12. صحیح جواب ناصب الفعل المضارع ہے۔
13. صحیح جواب علامات الفعل المضارع ہے۔
14. صحیح جواب جازم الفعل المضارع ہے۔
15. صحیح جواب جر الاسم ہے۔

1×5=5 Answer the following questions. Each correct answer Alloted .D

16. صحیح جواب 2 ہے المکیہ والمدنیہ۔
17.. صحیح جواب خدیجہ الکبری / عائشہ صدیقہ / ام سلمہ / میمونہ / زینب / حفصہ / وغیرھم
18.. صحیح جواب لما بلغ 40 اربعین عاما
19. صحیح جواب قطب الدین ایبک ہے
20. صحیح جواب ابو الکلام آزاد ہے۔

PART-B

3×4=12 Translate and explain any three of the following paragraph,each answer allotted. A (2 marks for correct translation and 2 marks for explanation atleast should be in 5 lines)

21. ترجمہ:

یقیناً مجھے میرے مالک نے آپ سے آپ کا مشہور گھوڑا ہدیہ میں حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہے تب حاتم طائی نے مسکرا دیا،
اس کی مسکراہٹ افسوس پر دلالت کر رہی تھی، پھر اس قاصد سے کہا کہ تم اپنے مالک سے جا کر جواب دے دینا کہ بے شک حاتم تمہارا شکر گزار ہے اور افسوس کرتا ہے کہ حاتم طائی تمہارے سوال کے جواب کو پورا کرنے کی طاقت اس وقت نہیں رکھتا کیونکہ بے شک جس گھوڑے کو آپ کے مالک نے ہدیہ میں طلب کیا ہے اس کو میں نے آپ کے مالک کے قاصد کی دعوت اور مہمان نوازی کے لیے اس گھوڑے کو ذبح کر دیا ہے جب قاصد نے آپ کے جواب کو سنا حیرت میں پڑ گیا اور بہت زیادہ تعجب کرنے لگا۔

تشریح:

اس عبارت میں حاتم طائی کی سخاوت کو بتایا جا رہا ہے کہ جس مشہور گھوڑے کو ہدیہ میں حاصل کرنے کے لیے پہنچا تھا اس وقت اس کو حیرت اور تعجب ہوا جب حاتم طائی نے اسی قاصد کو افسوس کے ساتھ مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ میں نے تمہاری مہمان نوازی کے لیے اس مشہور کوڑے کو ذبح کر ڈالا تا کہ مہمان کی دعوت میرے بہترین پسندیدہ گھوڑ سواری سے کی جائے۔ لہذا حاتم طائی نے قاصد سے شکر گزاری اور افسوس کے ساتھ معذرت خواہی ظاہر کی کہ اپنے مالک کو جواب پہنچا دینا۔

22. ترجمہ:

اور یقیناً اس بڑے قومی مشہور شاعر نے کنڑا زبان کی بہترین خدمات انجام دیں اور ڈرامے افسانے بڑے اور چھوٹے کہانیاں لکھ ڈالی اور بچوں کے 2. ادب کے لئے بھی بہت سی تحریر نقوش چھوڑی جن میں سے بچوں کے لیے مشہور اور قصہ گوئی کتابیں لکھیں اور اس کے علاوہ بہت سی کتابیں مشہور قومی شاعر کویمفو نے کنڑا زبان کی ادب و اشاعت کے لئے اپنے زمانے میں سب سے بہترین اور بڑی خدمات انجام دیں۔

تشریح:

اس عبارت میں صوبہ کرناٹک کے شاعر نے کنڑا زبان کی خدمات اور اس کی تحریرات منظومات اور زبان کی اشاعت کے لئے ڈرامہ افسانہ اور بچوں کی قصہ گوئی کہانیاں کنڑا زبان میں اس قدر لکھ ڈالی کہ جن کی وجہ سے اس شاعر کو قومی شاعر کا لقب ملا اور پدما بھوشن، کرناٹک رتن ایوارڈ وغیرہ ملا۔

23. ترجمہ:

تب مدینہ والے رسول اللہ اور ان کے صحابہ کے لئے جو مکہ سے ہجرت کیے تھے انصار و مدد گار بن گئے اور مسلمان مدینہ میں محفوظ ہو گئے اور اسلام کو عزت حاصل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے لئے مدینہ قیام گاہ بن گیا اور مدینہ اسلام کا مرکز بن گیا جب تک کے رسول اللہ اس دنیا میں رہے بلکہ خلفائے راشدین کے زمانے میں بھی مدینہ اسلام کا مرکز رہا۔

تشریح:

اس عبارت میں بتایا گیا ہے ہے کہ مکہ سے آنے والے مسلمان اور رسول اللہ کی مدینہ والوں نے کس قدر نصرت اور مدد فرمائیں اور مسلمان مدینہ میں اپنے آپ کو محفوظ و مامون محسوس کرنے لگے یہاں تک کہ مسلمانوں نے مدینہ میں اپنی قیام گاہ بنائی اور مدینہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اور اسلام کا مرکز بنایا جب تک آپ اس دنیا میں رہے، بلکہ خلفائے راشدین کے زمانے میں بھی مدینہ اسلام اور مسلمانوں کا پایہ تخت رہا۔

24. ترجمہ:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے سے پہلے آپ کی عمر مبارک 40 سال کو پہنچنے سے پہلے مکہ والے آپ کو امین امانتدار اور صادق

سچے کہتے تھے کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قوم میں سچے اخلاق والے اور سب سے بڑے امانت دار اور سب سے زیادہ شرم حیا والے بلکہ یہ تمام خوبیاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھی آپ بردبار اور صبر والے انصاف پسند عاجزی و انکساری ، پاکدامنی اور سخاوت بہادری رکھنے والی شخصیت تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے باہر غار حرا میں عبادت کے لیۓ جایا کرتے تھے۔

تشریح:

اس عبارت میں ہمارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے سے پہلے عمر مبارک 40 سالہ زندگی سے پہلے جو آپ کو قوم نے القاب سے نوازا تھا وہ سب کچھ خوبیاں آپ میں موجود تھیں وہ بیان کی گئی ہیں کہ آپ اپنی قوم میں سب سے اچھے اخلاق والے سب سے سچے سب سے امانت دار شرم و حیا والے عجز و انکساری رکھنے والے پاک دامن اور سخاوت بہادری وغیرہ آپ کی خوبیاں تھیںس چہ جاۓ نبوت سے پہلے یا نبوت کے بعد ہو وہ سب کچھ آپ میں ہمیشہ کے لیے موجود تھیں اور باوجودیکہ آپ اپنی عبادت کے لیے مکہ کے باہر غار حرا میں اپنا معبود خانا بنایا تھا۔

25.ترجمہ:

یقینا اللہ تعالی نے عرب کے فصیح و بلیغ ادیبوں سے اس بات کا چیلنج کیا کہ اس جیسا قرآن عربی میں بنا لاؤ یا اس جیسی ایک آیت ،

لیکن وہ ادیب لوگ عاجز آگئے اور ناکام ہوگئے اس لئے کہ یہ کتاب اللہ کا کلام ہے ، یہی وجہ ہے کہ ہر جگہ ہر شہر اللہ کا کلام قرآن مجید پایا جاتا ہے اور یقیناً علماء نے دنیا کی تمام زبانوں میں قرآن مجید کی تفسیر کی اور یہ قرآن مجید دنیا دنیا کی تمام کتابوں میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی اور تلاوت کی جانے والی کتاب ہے۔

تشریح:

قرآن مجید کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالی کا کلام اقرآن مجید عربی زبان میں ہے لہذا عرب کے تمام ادیبوں سے اللہ نے چیلنج کیا کہ تم عربی زبان کے ماہر ہو تو قرآن جیسی ایک کتاب یا قرآن جیسی ایک سورت یا قرآن جیسی ایک آیت بنا لاؤ لیکن سن لو تم یہ کام نہ کر سکتے ہو نہ کر سکو گے کیوں کہ قرآن تو اللہ کا کلام ہے اور اللہ کی کتاب اللہ کا کلام دنیا کے ہر شہر میں پایا جاتا ہے اور دنیا کی تمام زبانوں میں پایا جاتا ہے اور علماء نے بھی دنیا کی تمام زبانوں میں اس کو منتقل کیا ہے اور دنیا کی تمام کتابوں میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی لکھے جانے والی تلاوت کی جانے والی کتاب اگر ہے تو وہ اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے کوئی اور کتاب قرآن مجید کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہیں کر سکے گا۔

B Explain with reference to the context any two from the following questions. (2×4=8).

One mark for correct reference and three marks for correct explanation allotted.

26. یہ جملہ جوامع الکلم سبق سے لیا گیا ہے ہے

تشریح:

یہ جملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظات جوامع الکلم سے ماخوذ ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کمائیوں میں سب سے بری کمائی سود کی کمائی ہے چونکہ سود ظاہری طور پر بڑھتا ہے اور اندرونی طور پر گھٹتا ہے جس کی وجہ سے برکت ختم ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ نے قرآن مجید میں سود کے بارے میں بڑی برائی اور وعید یوں بیان فرمائی کے جو کوئی سود کھاتا ہے کماتا ہے اللہ کا اس سے اعلان جنگ ہوگا جس کا ذکر پارہ نمبر 3 میں ہے

27.

یہ جملہ جوامع الکلم سبق سے لیا گیا ہے۔

تشریح:

اس جملہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ مومن کسی کو نہ گالی دیتا ہے اور نہ ناحق قتل کرتا ہے کیونکہ گالی دینا کبیرہ گناہ ہے اور کسی سے جنگ / قتل کرنا انسانیت کو قتل کرنے کے برابر ہے جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لایا ہے وہ نہ گالی دے سکتا ہے اور نہ کسی کو ناحق قتل کر سکتا ہے مگر جو شخص حق پر رہتے ہوئے کسی کو برا بھلا بولے یا قتل کرے جو اس کے جائز حقوق میں سے ہے تو جائز ہے۔

28. یہ جملہ من احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم سبق سے ماخوذ ہے

تشریح:

دراصل اس حدیث میں دو باتیں بتائی گئی ہیں پہلی بات نیکی کی تعریف بتائی گئی اور دوسری بات برائی کی تعریف بتائی گئی کہ برائی کس کو کہتے ہیں لیکن اس حدیث کے ٹکڑے میں جو بتایا گیا ہے وہ صرف نیکی کی تعریف بیان کی گئی ہے کہ نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے جو بھی اخلاق سے پیش آئے گا وہ نیکی ہے، اخلاق کا مطلب ہر بڑا چھوٹے پر شفقت کرنا ہے ہر چھوٹا بڑے کی قدر کرنا اور احترام کرنا اور تمام امت اہل علم کی قدر کرنا یہ اخلاق کی تعریف بیان کی گئی ہے۔

.(1×5=5) write the summary of any one from the following topics at least write in ten lines for five marks-C

29/1 : خلاصہ ابوالکلام آزاد

مولانا ابوالکلام آزاد کے اس سبق میں میں 4 عبارتیں ہیں جن میں سے پہلی عبارت میں مولانا کی پیدائش اور ان کی تعلیم و تعلم کا ذکر ہے دوسری عبارت میں میں مولانا کی ابتدائی مجلات رسائل کا ذکر ہے تیسری عبارت میں مولانا کی سماجی اور سیاسی خدمات اور اوہدے کا ذکر ہے اور چوتھی عبارت میں مولانا ابوالکلام کا ظاہر اور باطن آپ کی قابلیت لیاقت آپ کی مصنفات و مؤلفات اور وفات کا ذِکر ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد 11/11/1888 کو مکۃالمکرمہ میں پیدا ہوئے اور انکی وفات 12/02/1958 کو دہلی میں ہوئی اور جامع مسجد کے احاطے میں آپ کی تدفین ہوئی.

مولانا ابوالکلام نے ابتدائی تعلیم کولکتہ کے اساتذہ اور ممبئی کے اساتذہ سے عربی زبان میں مہارت حاصل کی اور آپ نے بچپن ہی میں الندوہ اخبار لکھنؤ سے جاری کیا ہفتہ واری اخبار آلوکیل امرتسر سے جاری کیا کولکتہ سے الہلال ہفتہ واری اخبار جاری کیا جس میں آپ کو مقبولیت حاصل ہوئی جس میں انگریزوں کے خلاف اور ہندوستان کی آزادی پر لکھا کہ اس کی وجہ سے آپ کو جیل جانا پڑا۔ تیسری عبارت میں مولانا آزاد سیاسی اور سماجی جماعتوں میں حصہ لینے لگے آگے کانگریس کی بنیاد قائم ہوی تو آپ کانگریس کے متحرک رکن رہے۔ اور آپ ہندوستان کے تقسیم کے خلاف تھے۔

اور آپ نے ہندوستان کی سیاست میں ملک کے پہلے وزیر تعلیم کی حیثیت سے عہدہ حاصل کیا۔

چوتھی اور آخری عبارت میں مولانا آزاد کی مہارت اور زمانے کے سیاسی اور علمی ماہرین میں شمار ہونے لگا آپ ذہین اور چالاک اور خود اعتماد خودداری رکھتے تھے آپ خوبصورت اور سفید رنگ اور طویل قدامت اور رعب دار شخصیت کے مالک تھے آپ کی تحریر اور قیمتی باتیں آپ کی کتابت اور خطابت کو کتابی شکل دی گئی آپ نے بہت زیادہ کتابیں لکھیں جن میں غبار خاطر اور تفسیر قرآن میں ترجمان القرآن جیسی آپ کے شاہکار ہیں ہندوستان میں آپ کے یوم ولادت کو یوم تعلیم کے نام سے منایا جاتا ہے۔

OR

2/29. خلاصہ گوتم بدھ

گوتم بدھ کا نام بچپن میں سدھارتھ تھا۔ گوتم کی پیدائش شاکا کشتری خاندان میں ہوئی جو ہندوؤں کے دوسرے طبقے کی ذات سے متعلق ہے۔ پیدائش ملک نیپال کے وادی کے گاؤں کپل وستو میں ہوئی مہاویر کا ہم زمانہ تھا اور اس نے جین مذہب کی بنیاد ڈالی علمی مشغولیت اور مراقبے سے دلچسپی تھی لوگوں کی زندگیوں کی مشکلات دیکھ کر کر گھر اور خاندان کو چھوڑ دیا ی29 سال کی عمر میں تبلیغ کرنے لگا اور تیس سال کی عمر میں صوبہ بہار کے بوذغیا گاؤں کے درخت کے نیچے مراقبہ اختیار کیا اور اہل بصیرت میں ہونے کا دعوی ظاہر کیا اور لوگوں کے سامنے خطبہ

دینے لگا چالیس سال تک اپنے عقائد کی تبلیغ کرتا رہا اور لوگوں کے درمیان مساوات کا قائل تھا امیر غریب دو لتمند اورمذہب کے طبقات میں اختلاف نہیں مانتا تھا ان خیالات کی تبلیغ کرتے ہوئے اترپردیش کے کوشی نگر گاؤں میں انتقال کر گیا

PART-C

A. Translate and explain any three from the following couplets.(3×3=9) two marks for correct translation, and 1mark for explanation.

30. ترجمہ:

اور تمام مخلوق آپ کی سخاوت کے سمندر کی بخشش سے ہے اور اے اللہ آپ ہی تو ان سب مخلوق کی پریشانیوں کے وقت مدد کرنے والے ہیں

تشریح:

شاعر کہنا چاہتا ہے کہ تمام مخلوقات بالخصوص انسان اللہ ہی کی کی بخشش کیے سمندر سے فائدہ حاصل کر رہا ہے اور انسان کی تمام پریشانیوں کے وقت اللہ ہی سے مدد مانگنا ہے لہذا انسان کو بھی اپنے خالق اور مالک کی بخشش و نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیےء اور پریشانیوں کے وقت اللہ ہی سے مدد حاصل کرنا چاہیےء کسی اور کے سامنے اپنی پریشانی کا حل مانگنا مشکل کشا سمجھنا اللہ کے ساتھ شرک ہے

31. ترجمہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم علم ہمارے پاس بڑے ہی زمانے اور نا امیدی کے بعد آئے جبکہ زمین پر بت پرستی چل رہی تھی۔

تشریح :

شاعر کہنا چاہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس امت میں جس وقت بھیجے گئے اس وقت زمین پر بت پرستی عام ہوگئی تھی اور عیسی علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد زمانے کی بڑی دوری کے بعد تشریف لائے۔

32. ترجمہ:

کتنے ہی گم شدہ نام لوگ ہیں جنہوں نے بہت زیادہ مال دولت بڑی ہی مشقت کے ساتھ اسی قلم کے ذریعہ حاصل کیا ہے۔

تشریح:

شاعر اس شعر میں کہنا چاہتا ہے کہ دنیا میں لوگ چاہے دولت کماتے ہوں یا نام کماتے ہوں یا شہرت حاصل کرتے ہوں سب کچھ خوبیاں قلم اور کتاب اور علم ہی سے اپنا مقام بناتے ہیں اپنی زندگی کا مستقبل قلم اور کتاب سے ہی بنایا جاتا ہے اور بنایا جائے گا لہذا قلم کی قدردانی کرنا چاہیے۔

33. ترجمہ:

کیا ہی عزت والے ہیں وہ لوگ جو قناعت پسندی اختیار کرتے ہیں اور کیا ہی ذلیل ہیں وہ لوگ جو لالچ اختیار کرتے ہیں۔

تشریح:

شاعر کہنا چاہتا ہے ہے کہ دنیا میں میں اصل عزت قناعت سے حاصل ہوتی ہے چونکہ قناعت اختیار کرنے والا کبھی ہاتھ نہیں پھیلاتا اور عزت حاصل کرتے جاتا ہے اور جو شخص سی لالچ رکھتا ہے اس کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا اور وہ مانگتا ہاتھ پھیلاتا پھرتا ہے تو عزت کے بجائے ذلت حاصل ہوتی ہے لہذا قناعت اختیار کرنا چاہیےء۔

ترجمہ:

34. اپنے مالک کو خبریں پہنچاتا ہوں بھیداور راز کی خبروں کو کھول کر بیان کر دیتا ہوں۔

تشریح:

شاعر اس نظم میں طوطا کی خوبیوں کو بیان کر رہا ہے طوطا پرندہ جو کبھی انسان سے زیادہ اہم کردار ادا کرتا ہے چناچہ جن خبروں کو انسان نہ پہنچا سکتا تھا نہ کچھ اہم کردار ادا کر سکتا تھا ایسی جگہوں پر طوطا پرندہ کام آتا ہے کیونکہ طوطے کی خوبی ھیکہ جیسا سکھائے سیکھ جاتا ہے لہذا وہ انسان کو اپنی حیثیت سمجھکر قدر دانی کرنا چاہیے۔

B) Explain with reference to the context any two from the following couplets .(2×4=8)

01 Markes for correct reference 03 Markes for correct explanation.

35. متن کا حوالہ: مذکورہ شعر فی مناقب ابی ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نظم سے ماخوذ ہے۔

تشریح:

مذکورہ شعر میں شاعر کہنا چاہتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل اتنے زیادہ ہیں کہ شاعر قسم کھاتا ہے کہ حضرت ابو بکر کی شخصیت کو ان کے زمانے کو کوئی شخص نہیں پہنچ سکتا ہے نہ وہ مرتبہ حاصل کر سکتا ہے چاہے جو بھی شخص بغیر جوتے کے یا جوتے کے ساتھ مجاہدہ کرنے کی کوشش کرے تو بھی حضرت ابو بکر کی شخصیت اور ان کی فضیلت حاصل کرنے دور دور تک بھی نہیں پہنچ سکتا اور نہ وہ فضیلت حاصل کر سکتا۔

36. متن کا حوالہ: مذکورہ شعر الببغاء نظم سے ماخوذ ہے۔

تشریح:

مذکورہ شعر میں شاعر طوطا کی خوبیاں بتا رہا ہے ہے کہ طوطا کی چونچ اتنی باریک اور پتلی ہے

موتی کیطرح جس طرح عقیق پتھر سے چمک نکلتی ہے، طوطا کی ہر چیز انسان کے تقابل میں نعمت کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔

37. متن کا حوالہ: مذکورہ شعر اللؤلؤ والمرجان سبق سے ماخوذ ہے

تشریح:

مذکورہ بالا شعر میں شاعر کہنا چاہتا ہے کہ انسان کو جب بھی جو بھی مشکل پریشانی آجائے تو صبر کرنا چاہیے کیونکہ انسان کو پریشانی کے ساتھ آسانی خوشی کے ساتھ غم تکلیف کے ساتھ راحت ملنے والی ہے یہی اصول اللہ نے قرآن کے سورہ المنشرح میں بتایا ہے لہذا پریشانی کے وقت صبر کرنا چاہیے۔

C) write the summary of any one from the following poems. (1×4=4) summary should be written 10 lines at least to obtain 04 marks.

38/1 : خلاصہ ء نظم الفقیر والغنی

شاعر اس نظم میں پانچ مصرعہ بیان کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو جب مال و درھم مل جاتے ہیں تو اپنی ہونٹوں سے مختلف قسم کی رنگ رنگ کی باتیں شروع کر دیتا ہے اس بات کا اندازہ اور نظریہ پیمانہ دیکھا جائے کہ جس کے پاس دولت ہوتی ہے وہ شخص اگر جھوٹ اور غلط بات بھی کرتا ہے تو عوام اسکی دولت کی وجہ سے اس کی باتوں کو صحیح کہتی ہے اور اور جو انسان غریب ہے سچا اور سیدھا ہے وہ اگر سچ بات کرتا ہے تو بھی اس کی غربت کی وجہ سے عوام اس کی باتوں کو جھوٹ اور کمزور سمجھتی ہے، اور انسان دولت مند لوگوں کو سند اور سرٹیفکیٹ دے دیتے ہیں کہ یہ لوگ جھوٹ بول ہی نہیں سکتے جب کہ سچے اور سیدھے غریب لوگ غربت کی وجہ سے ان کو وزن نہیں دیا جاتا اور ان کی باتوں کو بھی وزن نہیں دیا جاتا ان کی باتوں کو جھوٹ کی سرٹیفکیٹ دیئی جاتی ہے اور دنیا کا یہ پیمانہ بن گیا ہے کہ دولت مند بندہ جب بھی گفتار رفتار کے علاوہ اس کی ظاہری خوبیوں کو دولت میں تولتی ہے یہی وجہ ہے کہ غریب باادب انسان زبان سے صحیح اور اچھا بولتا ہے اور بے ادب دولت مند انسان اسی دولت کی وجہ سے جنگ اور لڑائی کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ لہذا شاعر کہنا چاہتا ہے کہ آج کل دنیا میں غریب اور دولت مند کا پیمانہ نہ صرف ہلکا بلکہ بے وزن ہو گیا ہے اور ہمیں صرف اور صرف انسان کو اس کی زبان کو غربت اور دولت کی وجہ سے نہیں بلکہ سچائی کی وجہ سے اہمیت اور وزن دینا چاہیے۔

38/2 : خلاصہ ء نظم الببغاء

اس نظم میں شاعر طوطے کی خوبیاں بیان کر رہاہے ہے کہ گرچہ طوطابے زبان پرندہ ہے لیکن اس کا وزن اور اس کے کام بسا اوقات انسان سے بھی تجاوز کر جاتے ہیں کیونکہ کہ طوطا کو جو بھی سکھایا جاتا ہے وہ اپنے مالک کے اشاروں پر بات کرتاہے بولنے لگتاہے لیکن انسان زبان ہونے کے باوجود اپنے مالک کانافرمان بن جاتا ہے اور یہی طوطا اپنے بول کے علاوہ مالک کے حکم پر اپنی خوبصورت چمکدار لال چونچ سے خبریں پہنچاتاہے، طوطے کے رنگ کی چونچ کی اس کی زبان کی اس کے اڑان کی اور اس کے پیر کی ہر طرح سے خوبی بیان کی جاسکتی ہے لیکن انسان طوطا کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کرتاہے اور اسے قید میں ڈال دیتاہے طوطا کو سب کچھ پسند ہے لیکن قید میں رہنا پسند نہیں ہے، لہذا اس نظم میں طوطے کی خوبیوں سے انسان کو شاعر انسانیت کا سبق دیناچاہتاہے۔

PART .D

A) Translate and explain any two of the following paragraph. (2×5=10)03 Markes allotted for correct Translation and 02 Marks for correct explanation.

39. ترجمہ :

اور اسی طرح زمانہ گزرتا گیایقینا مصروالوں نے اپنے ادب اور تہذیب کی حفاظت کی جو وہ کہتے تھے کنعانی لوگ بنی اسرائیل کے نام سے جانے جاتے تھے اور عزت شرافت والے سمجھے جاتے تھے لیکن اب چونکہ حالات بدل گئے اور لوگوں کے اخلاق خراب ہو چکے ہیں کہ انہوں نے اللہ کی طرف دعوت دینا چھوڑ دیا اور مخلوق کو اللہ کی طرف بلانا چھوڑ دیا تو دنیا میں بے عزت ہو گئے جیسے اور لوگ بے عزت ہیں اب صرف کنعانی لوگ خاندان سے پہچانے جانے لگے اخلاق سے نہیں۔

تشریح:

اس عبارت میں بتایا گیاہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام جب اس دنیا سے انتقال کر گئے زمانہ عرصہ دراز ہوتا گیا تو لوگوں کے اخلاقی حالات بدل گئے اور اخلاق سے دور ہوتے چلے گئے بلکہ مخلوق کو اللہ کی طرف دعوت دینا چھوڑ دیا جس کی وجہ سے کنعانی لوگ جو اخلاق سے پہچانے جاتے تھے اب صرف خاندان بنی اسرائیل سے پہچانے جانے لگے کیونکہ ان میں خوبیاں ختم ہوگئی تھیں خوبیوں سے دور ہوتے چلے گئے۔

40. ترجمہ :

اس بچہ کے لیے صندوق سے زیادہ محفوظ کوئی گھر نہیں ہو سکتا یہاں تو بچوں کی دشمن پولیس گھات میں لگی ہوئی ہے اور پولیس کی آنکھیں کوا کیطرح اور ناک چیونٹیوں کی سونگھ کیطرح بچوں کے تجسس میں گھات لگائے ہوئے ہیں اور بیچاری ماں نے اس بچہ کے ساتھ وہی معاملہ کیا جس بات کا اللہ نے حکم دیا تھا اور اس خوبصورت بچہ کو صندوق میں رکھا اور صندوق کو دریائے نیل میں میں ڈال دیا۔

تشریح:

اس عبارت میں بتایا گیا ہے کہ جب حضرت موسی علیہ السلام پیدا کئے گئے تو فرعون اپنے خواب کو کاہنوں کے فیصلے کے مطابق بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے بچوں کو ختم کرنے کے لیے پولیس کو تجسس میں لگا دیا ایسے ماحول میں پولیس بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے بچوں کی تلاش کوا کی تیز آنکھوں کی طرح اور چونٹیوں کی سونگ کی طرح تلاشی میں لگ گئیں لیکن اللہ کا فیصلہ کچھ اور ہے اللہ نے اس بچے کو ایسے ماحول میں جنم دینے کا حکم فرمادیا اور اس بچہ کی حفاظت کے لئے بچہ کی ماں کو صندوق میں باندھ کر صندوق کو دریا میں ڈالنے کا حکم دیا اور اس بچہ کی ماں نے اللہ کے حکم کو پورا کیا اللہ نے بالاخیر بچہ کو دشمن کے گھر بھیج کر پرورش کروائی یہ اللہ کا مکر ہے جو غالب آنا ہے غالب آگیا۔

41. ترجمہ:

اور تم لوگوں کو دیکھو گے کہ تمام لوگ بچے جوان، بوڑھے ، مرد اور عورت سب میدان کی طرف جا رہے ہیں اور گاؤں میں سوائے جادو کی باتیں اور جادوگروں کے نام کے علاوہ کوئی اور بات نہیں چل رہی ہے اور بنی اسرائیل امید اور مایوسی کے درمیان جی رہے ہیں اور شاید مایوسی غالب آجائے ! لہذا ایسے کشمکش ماحول میں بنی اسرائیل جی رہے ہیں تب پھر جب جادو گر آئے اور فرعون سے کہنے لگے کیا ہمیں بدلہ ملے گا ؟ اگر ہم غالب آ جائیں تو فرعون نے جواب دیا ہاں اگر تم غالب آ جاؤ گے تو تم لوگ اس وقت میرے قریب ہو جاؤ گے خواص بن جاؤ گے۔

تشریح :

اس عبارت میں بتایا گیا ہے کہ جب بنی اسرائیل اور اور قبطیوں کے درمیان یعنی موسی علیہ السلام اور فرعون کے جادوگروں کے درمیان مقابلے کی تیاری ہو چکی ہے اب تمام لوگ بچے بوڑھے جوان مرد عورت سب میدان میں جمع ہو رہے ہیں ہیں اور موسی علیہ السلام کے خاندان قبیلے والے امید اور مایوسی کے درمیان کشمکش میں مبتلا ہیں کہ ہم غالب آئیں گے یا شکست کھا جائیں گے لیکن اللہ کی تدبیر کچھ اور ہے کہ اللہ اپنے نبی موسی علیہ السلام ہی کو غالب کرنے والے ہیں لہذا فرعون کے جادوگروں نے بھی فرعون سے سوال کیا اگر ہم جادوگری مقابلہ میں غالب آ جائیں گے تو ہمیں کیا انعام ملے گا گا تو فرعون نے جواب دیا تب اس وقت تم لوگ میرے سب سے زیادہ قریب خواص بن جاؤ گے۔

B) Write the summary any one of the following lesson.(1×5=5) Should be summarised in 10 lines atleast for obtaining 05marks

42. / 1 خلاصہء سبق فی قصر فرعون

اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ فرعون کے بہت سے محل دریا کے کنارے واقع تھے ایک مرتبہ فرعون اور اس کی بیوی آسیہ محل کے باہر دریا کے کنارے تفریح کی نیت سے اپنے پیر پانی میں رکھے ہوئے لطف اندوز ہورہے تھے کہ اچانک صندوق دریا میں بہتا ہوا پہنچا جس کے ساتھ دریا کی موجیں کھیل رہی تھیں گویا پانی دریا کی موجیں صندوق کو بوسہ دے رہی ہیں فرعون اور اس کی بیوی کے درمیان بات چیت صندوق ہے یا لکڑی ہے لیکن جب اس صندوق کو لانے کا حکم دیا گیا تو ملازمین امراء نے صندوق کو جب فرعون اور آسیہ کے سامنے پیش کیا اور اس صندوق کو کھولا گیا تو اچانک اس صندوق میں خوبصورت بچہ نظر آتا ہے تو فورا فرعون کے ملازمین رائے دیتے ہیں کہ بادشاہ جہاں پناہ اس بچے کو ختم کرنا چاہئے قتل کرنا چاہئے کیونکہ یہ بنی اسرائیل کا بچہ معلوم ہوتا ہے تو فرعون نے بھی حامی بھری ک اس بچے کو قتل کر دیا جائے لیکن اللہ نے فرعون کی بیوی آسیہ کے دل میں اس بچے کی محبت ڈالی تو آسیہ کہنے لگی بادشاہ جہاں پناہ اس بچہ کو ختم نہ کیا جائے ہم اس کی پرورش کرینگے تاکہ یہ بچہ میری اور آپ کی آنکھوں کا ٹھنڈک بنارہے ہوسکتا ھیکہ یہ بچہ ہمیں فائدہ پہنچائے لہذا اس بچہ کو قتل نہ کیا جائے کیونکہ ہم لاولد ہیں ، بہرحال فرعون کی بیوی آسیہ کی بات کو منظور کیا گیا اور اس بچےکو فرعون کے محل میں پرورش کے لیے قبول کیا گیا یہ اللہ کی تدبیر ہےجو فرعون اور اس کا وزیر ھامان اور اس کے لشکر سپاہیوں کی تیز آنکھ اور چیونٹیوں کی ناک بن کر اسرائیل کے پیدا ہونے والے بچوں کو قتل کرنے لگے لیکن اللہ کی تدبیر یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے بچہ کودشمن کے گھر میں پرورش کرانا ہیے اس طرح بچہ بھی محفوظ آسیہ کی آنکھوں کی ٹھنڈک قابل قبول ہوگیء ، نہ صرف بچہ کی پرورش ہوئی بلکہ بادشاہ کے محل کا نور نظر بن کر اللہ کے دشمن کو توحید کی دعوت کا ذریعہ بن گیا یہ اللہ کی تدبیر ہے جو غیر اللہ پر غالب آجاتی ہے۔

42. /2 :خلاصہ سبق بین الحق والباطل۔

موسی علیہ السلام نے جادوگروں سے کہا ہ جو تم زمین پر ڈالنا چاہتے ہو ڈال دو جب ان جادوگروں نے اپنی رسیوں کو زمین پر ڈال دیا تو سانپ بن گئے دوڑنے لگے تو موسی علیہ السلام سلام گھبرا گئے تو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ نہ ڈرو اور نہ پریشان ہوجاوء اور تم اپنے لاٹھی کو زمین پر ڈال دو جب موسی علیہ السلام نے لاٹھی زمین پر ڈال دیا تو سب سے بڑا ازدھا بن گیا اور جادوگروں کے سانپوں کو نگلنے لگا یہ معاملہ دیکھ کر جادو گر حیران ہو گئے جادوگروں نے کہا ہم موسی اور ہارون کے رب پر ایمان لاتے ہیں اور سب جادوگر سجدے میں گر گئے اور ایمان لائے حالانکہ فرعون نے ایمان لانے والے جادوگروں کو سزا کا اعلان کر دیا تھا اور ان کے مخالف ہاتھ پر کاٹ ڈالے لیکن چونکہ اللہ کی تدبیر ہیکہ موسی علیہ السلام اور ان کی جادوگری کوکامیاب بنانا تھا کیونکہ موسی علیہ السلام سلام اللہ کے پیغمبر ہیں اور ان کی لاٹھی کا ازدھا بن جانا یہ اللہ کا معجزہ تھا جو حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کن مقابلہ اور مناظرہ پیش آیا۔

PART.E

A,*) make the plural of the following singulars.(.1/2×4=2)if obtain half marks then should award the full 01 /02 Markes as considering of other qualities.

43. سورۃ کی جمع سور۔نبی کی جمع انبیاء۔استاذ کی جمع اساتذہ۔سمآء کی جمع سماعات۔

*) write the opposite of the following words.(.1/2×4=2)if obtain half marks then should award the full 01 /02 Markes as considering of other qualities.

44. کافر کی ضد مؤمن/مسلم۔جمیل کی ضد قبیح۔ولد کی ضد بنت۔عالم کی ضد جاھل۔

*) convert the following active verbs into passive verbs..(1/2×4=2)if obtain half marks then should award the full 01 /02 Markes as considering of other qualities.

45. شرب۔نصر۔یدخل۔تخرج

*)find out mausoof and sifat in the following sentences.(1/2×4=2)if obtain half marks then should award the full 01 /02 Markes as considering of other qualities.

.46

1) الوردہ موصوف ، الجمیلہ صفت

2) الجنۃ موصوف ، النعیم صفت

3) العمل موصوف ، الخیر صفت

4) رسول موصوف ، امین صفت

B) define muzaaf and muzaaf ilyh with it examples.(1×3=3)02 Markes for definition and 01 mrk for example allotted.

47. تعریف: مضاف مضاف الیہ

مضاف کا معنی ہے نسبت بیان کرنا اور مضاف الیہ کا معنی ہے جس کی طرف نسبت بیان کی جائے جائے ،یا تو نسبت کسی چیز کی کسی کی طرف کی جاتی ہے یا کسی چیز کی کسی سے ملکیت بتائی اور جتائی جاتی ہے ، یاد رہے۔پہلی بات ہمیشہ مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے ہے اور دوسری بات مضاف پر کبھی بھی الف لام اور تنوین نہیں آتی اور تیسری بات مضاف الیہ ہمیشہ بعد میں آتا ہے اور وہ مجرور ہوتا ہے یعنی اس کے آخری حرف پر زیر آتا ہے

مثال۔بیت اللہ ، اللہ کا گھر ، اس مثال میں میں بیت یعنی گھر کی نسبت اللہ کی طرف کی جا رہی ہے کہ یہ گھر اللہ کا ہے کسی اور کا نہیں ہے ، ایک تو نسبت بتائی جا رہی ہے اور دوسرے ملکیت بتائی جا رہی ہے اس مثال میں پہلا لفظ بیت مضاف ہے جس پر الف لام اور تنوین داخل نہیں ہوسکتے اور دوسرا لفظ اللہ ہے جو جو مجرور حالت میں ہے جس کی طرف گھر کی نسبت بیان کی جا رہی ہے ہے۔

C) read the following passage and answer the questions on it.(1×5=5) each answer carry 01 mark , allotted 05 Markes to 05 correct answer.

.48

1) اللہ ھو الرحمن

2) اللہ علم القرآن

3) الله خلق الانسان وعلمه البيان

4) نعم الشمس والقمر بحسبان

5) النجم والشكر يسجدان

D) translate the following English passage into Arabic language.(1/2×6=3) allotted 03 Markes into 06verses for correct Translation , 1/2 or 01 mark only can allott for other qualities .

49. سورة الفاتحة

الحمدلله رب العالمين الرحمن الرحيم مالک یوم الدين* اياک نعبد واياک نستعين* اهدناالصراط المستقيم* صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين

------------- xxx ------------